3096-کیا آخری زمانے میں قرآن اٹھالیا جائے گا

سوال

ایک رسالہ مستقبل اسلامی جوکہ سعودی عرب سے شائع ہوتا ہے اس کے اداریہ میں لکھا گیا ہے کہ آخری زمانے کی نشانیوں میں ایک علامت یہ ہے کہ قرآن کریم چھپ جائے گا میں نے اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں سنا اور یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ کلام صحیح ہو حالانکہ ہمیں علم ہے کہ یہاں پر بہت ہی زیادہ قرآن کریم کے حافظ موجود ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے لئے اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔
اللہ تعالی آپ کو اس میں وقت صرف کرنے پر جزائے خیر فرمائے۔

پسندیدہ جواب

آخری زمانے میں قرآن مجید کے اٹھائے جانے پر متعدد احادیث وارد ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں :

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (قرآن پر ایک رات ایسی ائے گی کہ مصحف اور کسی کے دل میں کوئی آیت نہیں چھوڑی جائے گی مگر یہ کہ اسے اٹھالیا جائے گا)

اسے دارمی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے حدیث نمبر 3209

دارمی نے (حدیث نمبر 3207) حسن لغیرہ سند کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا قرآن کی تلاوت کثرت سے کیا کرو قبل اس کہ اسے اٹھالیا جائے تو (شاگرد) کہنے لگے یہ مصحف تو اٹھالئے جائیں گے لیکن تو جو لوگوں کے سینے میں ہے اس کا کیا ہوگا ؟

عبداللہ بن مسعود فرمانے لگے اس پر ایک رات گزرے گی تو صبح وہ اس سے خالی ہو چکے ہوں گے اور لا الہ الا اللہ کا قول بھی انہیں بھول چکا ہوگا اور وہ جاہلیت کے قول اور ان کے اشعار میں پڑ چکے ہوں گے اور یہ وقت ہوگا جب کہ ان پر قول واقع ہوگا۔

اور اس آیت میں قول سے وہی مراد ہے :

(جب ان کے اوپر قول (عذاب کا وعدہ) ثابت ہو جائے گا ہم زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہوگا بیشک لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے) النمل/82

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ :

(یہ جانور آخری زمانے میں نکلے گا جب کہ لوگوں میں فساد بپا ہو چکا ہوگا اور لوگ اللہ تعالی کے احکام کر ترک کر چکے اور دین حق کو بدل چکے ہوں گے تو اللہ تعالی ان کے لئے زمین سے جانور نکالے گا کہا گیا ہے کہ وہ مکہ سے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ کہیں اور سے نکلے گا اور لوگوں کے ساتھ اس معاملے پر باتیں کرے گا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما اور قتادہ بیان کرتے ہیں کہ –اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی یہ بیان کیا گیا ہے– کہ ان کے ساتھ باتیں کرے گا یعنی لوگوں سے مخاطب ہوگا اور عطاء خراسانی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ –اور علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا گیا ہے– اور ابن جریر نے اسے ہی اختیار کیا ہے ان سے باتیں کرے گا اور ان سے یہ کہے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے تو اس قول میں نظر ہے جو کہ کسی پر مخفی نہیں۔

واللہ تعالی اعلم

اورایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ : وہ انہیں زخمی کرے گا اوران سے ایک روایت ہے کہ یہ سب کچھ کرے گا یعنی یہ بھی اوروہ بھی اوریہ قول اچھا ہے جو کسی کے منافی نہیں واللہ تعالی اعلم تفسیر القرآن العظیم (3/375–378)

اوروہ احادیث اورآثار جن میں دابہ جانور کا ذکر ہے بہت ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں :

حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا گیا ہے کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر ایک کمرہ سے جھانکا اور ہم قیامت کا ذکر اوراس کی باتیں کررہے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو مغرب سے سورج کا طلوع ہونا ، دھواں ، جانور (دابہ) یاجوج ماجوج کا خروج ، عیسی ابن مریم کا ظہور ، دجال ، تین جگہوں کا دھنسنا مغرب میں اور مشرق میں اور جزیرہ عرب میں زمین کا دھنسنا ، عدن کی گہرائی سے آگ کا نکلنا جو کہ لوگوں کو ہانکے اور اکٹھا کرے گی جہاں پر وہ رات گزاریں گے وہ بھی وہیں رات گزارے گی اورجہاں وہ آرام کریں گے وہ بھی آرام کرے گی)

مسند احمد حدیث نمبر (46) یہ لفظ مسند احمد کے ہیں صحیح مسلم حدیث نمبر (2910) ابوداؤد حدیث نمبر (4311) ترمذی حدیث نمبر (2183) ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے نسائی حدیث نمبر (11380) ابن ماجہ حدیث نمبر (4055)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب تین چیزوں کا ظہور ہوجائے گا تو جو پہلے ایمان نہیں لایا اس وقت اس کا ایمان لانا قابل قبول نہیں ہوگا دجال دابۃ الارض جانور مغرب سے سورج کا طلوع ہونا)

سنن ترمذي حدیث نمبر (3072) اوراسے حسن صحیح کہا ہے ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے پہلے اعمال کرلو سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ، یا دھواں ، یا دجال ، یا جانور یا تم میں سے خاص یا عام معاملہ) صحیح مسلم حدیث نمبر (2947) ابن ماجہ حدیث نمبر (4056) وغیرہ نے روایت کیا ہے ۔

اوران کے علاوہ بہت سی احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ آخری زمانے میں جانور نکلے گا جن کے ذکر سے مضمون لمبا ہوجائے گا اوراللہ تعالی ہی مددگار ہے ۔

اورآخری زمانے میں قرآن کے اٹھائے جانے کے متعلق جو احادیث وارد ہیں ان میں سے معجم الکبیر (حدیث نمبر 8698) میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ :

یہ قرآن تمہارے درمیان سے کھینچ لیا جائے گا توان سے کہا گیا اے ابوعبدالرحمن یہ کیسے کھینچ لیا جائے گا حالانکہ ہم نے اسے اپنے سینوں اور مصاحف میں محفوظ کررکھا ہے ؟ توانہوں نے فرمایا کہ اس پر ایک رات ایسی آئے گی کہ کسی بندے کے دل اور کسی مصحف میں کچھ باقی نہیں رہے گا اور لوگ صبح اٹھیں گے تو جانوروں کی طرح ہوں گے پھر انہوں نے اللہ تعالی کا یہ فرمان پڑھا :

اوراگر ہم چاہیں توآپ کی طرف ہم نے جو وحی کہ ہے سب سلب کرلیں پھر آپ کواس کے لئے ہمارے مقابلے میں کوئی حمایتی میسر نہ آسکے گا) الاسراء/87

حافظ ابن حجر فتح الباری (16/13) میں فرماتے ہیں کہ : اس کی سند تو صحیح ہے لیکن ہے موقوف اور ہیثمی نے مجمع الزوائد (329/7) میں کہا ہے کہ : شداد بن معقل کے علاوہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں اوروہ ثقہ ہے اوراس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے ۔

اوراس حدیث کا حکم مرفوع ہے کیونکہ رائے کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا ۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے مجموع الفتاوی (189/3) فرمایا ہے کہ : آخری زمانے میں راتورات قرآن کریم کو سینوں اور مصاحف سے اٹھالیا جائے گا توسینوں میں کوئی کلمہ اور مصاحف میں ایک حرف بھی باقی نہیں رہے گا ۔

اللہ تعالی نے قرآن کریم کولوگوں کی ہدایت کے لئے نازل فرمایااوراس کی حفاظت کی ذمہ داری اٹھائی ہے اوروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہمیشہ کے لئے معجزہ ہے جوکہ باقی رہے گا پہلے اورآخری لوگ اسے سیکھتے اوراس سے ہدایت یافتہ ہوتے رہیں گے ۔

لیکن آخری زمانے میں قیامت قائم ہونے سے پہلے اللہ تعالی مومنوں کی روحوں کو قبض کرلے گا توزمین پر سوائے برے لوگوں کے کوئی نہیں رہے گا نہ تونمازاور نہ روزہ اور نہ ہی حج اور نہ ہی صدقہ اور نہ ہی اس وقت کعبہ کا وجود کا کوئی فائدہ ہوگا اور نہ ہی قرآن کے باقی رہنے کا تواللہ تعالی ایک حبشی کے ہاتھوں کعبے کوخراب کرنا مقدر کرے گا ۔

صحیح بخاری میں (حدیث نمبر 1519) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(کعبے کوایک چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا)

اوراللہ تعالی زمین سے قرآن کواٹھالے گا توسینوں اور مصاحف میں ایک آیت بھی باقی نہیں رہے گی اللہ تعالی کی غیرت کو یہ گوارانہیں کہ اس کی کتاب زمین میں بلافائدہ رہے اوراس پر عمل نہ کیا جائے تواس وجہ سے یہ معاملہ پیش ائے گا ۔

توخطرناک اورخوفزدہ کرنے والی حدیث سچے مسلمان کواس طرف دھکیلتی ہے کہ وہ کتاب اللہ کوحفظ کرنے اوراس پر عمل کرنے اوران کی تلاوت اوراس پر غوروفکراور تدبر کرنے میں جلدی اوراس کا اہتمام کرے قبل اس کے وہ اس زمین سے اوپراٹھالیا جائے ۔

تو یہ آخری زمانے کے فتنوں میں سے ہے جس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :

(اعمال کرنے میں جلدی کروقبل اس کے فتنے اس طرح پیدا ہوجائیں کہ جس طرح اندھیری رات ہوتی ہے آدمی صبح کو مسلمان ہوگا توشام کے وقت کافر ہوجائے گا یا شام کو مسلمان ہوگا توصبح کو کافر ہوگا وہ اپنے دین کو دنیا کے مال کے بدلے میں بیچ ڈالے گا ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (169)

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اپنے دین میں ثابت قدم رکھے اور ہم سے ظاہری اور باطنی فتنوں کو دور ہٹائے ۔ آمین

واللہ اعلم.